ساری رضی اللہ عنہا اپنی قدر و منزلت کے باوجود ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے غیرت میں کیوں آئیں

لماذا شعرت سارة بالغيرة مع جلالة قدرها من هاجر؟

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

سارى رضى الله عنہا اپنى قدر و منزلت كے باوجود ہاجرہ رضى اللہ تعالى عنہا سے غيرت ميں كيوں آئيں

جب ہاجرہ رضى اللہ تعالى عنہا نے اسماعيل عليہ السلام كو جنم ديا تو كيا سارہ رضى اللہ تعالى عنہا نے اس سے غيرت محسوس كى تھى ؟
اگر جواب اثبات ميں ہو تو پھر سوال يہ ہے كہ سارہ رضى اللہ تعالى عنہا جيسى قدر و منزلت اور مقام و مرتبہ والى عورت نے غيرت كيوں محسوس كي ؟
اور كيا ان كى غيرت محسوس كرنے كى بنا پر ہى ابراہيم عليہ السلام كو حكم ديا گيا تھا كہ وہ ہاجرہ اور اسماعيل عليہ السلام كو صحراء ميں لے جائيں ؟

الحمد للہ:
عورت كا اپنى سوكن سے غيرت كھانا ايك طبعى چيز ہے اور يہ عورتوں كى سرشت ميں داخل ہے، اس ميں عورت كا اپنا كوئى دخل شامل نہيں، اسى ليے اس چيز پر اس كا مؤاخذہ صرف اسى صورت ميں ہوگا جب وہ اس سے ميں زيادتى كرتى كرے اور اللہ كى جانب سے حرام كردہ ظلم كا ارتكاب كرتے ہوئے اپنى بہن پر ظلم كرے، اور اس طرح وہ اس كى غيبت و چغلى كى مرتكب ٹھرے، يا پھر اس كى غيرت كے نتيجہ ميں طلاق حاصل كرے، يا سوكن كے بارہ ميں كوئى اور سازش وغيرہ كى مرتكب ہو.
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:
اصل ميں غيرت عورتوں كے ہاں ايسى چيز نہيں كہ اسے خود حاصل كيا جا سكتا ہو، ليكن جب وہ اس ميں افراط و زيادتى كا شكار ہو جائے تو يہ قابل ملامت ہوگى، اس كا ضابطہ درج ذيل مرفوع حديث ميں بيان ہوا ہے:
جابر بن عتيك انصارى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:
"غيرت ميں كچھ غيرت تو ايسى ہے كہ اللہ تعالى اس غيرت كو پسند فرماتا ہے، اور كچھ غيرت ايسى ہے جو اللہ تعالى كو ناپسند ہے اور اسے ناراض كر ديتى ہے:

الله تعالى كو وہ غيرت پسند ہے جو شك و تردد ميں ہو اور جو غيرت الله كو ناراض كر ديتى ہے وہ شك و تردد كے علاوہ كسى اور ميں ہے"
سنن نسائى حديث نمبر (٢٥١١) علامہ البانى رحمہ الله نے ارواء الغليل (٧ / ٨٠) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.
اس ليے اگر خاوند اور بيوى كى غيرت نيچرل اور طبعى ہو جس سے كوئى عورت بچ نہيں سكتى تو اس ميں معذور ہو گى جب تك وہ حد سے تجاوز نہيں كرتى، يعنى جب تك وہ حد سے تجاوز كرتے ہوئے حرام قول و فعل كى مرتكب نہ ہو، اس ليے سلف صالحين كى بيويوں سے اس سلسلہ ميں غيرت كے جو واقعات آتے ہيں انہيں اسى غيرت پر محمول كيا جائيگا"
ديكھيں: فتح البارى (٩ / ٣٢٦).
اور ابن مفلح رحمہ الله كا كہنا ہے:
"طبرى وغيرہ دوسرے علماء كرام كا قول ہے: عورتوں كى وہ غيرت قابل گرفت نہيں جو ان ميں جبلى طور پر پائى جاتى ہو"
ديكھيں: الآداب الشرعية (١ / ٢٤٨).
اور حافظ ابن حجر رحمہ الله نے عائشہ رضى الله تعالى عنہا كا اپنى ايك سوكن كے برتن توڑنے والى حديث كى شرح كرتے ہوئے لكھا ہے:
"سب شارحين حديث كا كہنا ہے كہ: اس حديث ميں يہ اشارہ پايا جاتا ہے كہ عورت سے جو غيرت صادر ہو اس پر اس كا مؤاخذہ نہيں كيا جائيگا، كيونكہ اس حالت ميں شدت غضب كى بنا پر اس كى عقل ماؤف ہوگى جسے غيرت نے ماؤف كر ديا تھا.
ابو يعلى رحمہ الله نے عائشہ رضى الله تعالى عنہا سے مرفوعا بيان كيا ہے جس كى سند ميں كوئى حرج نہيں:
"غيرت كھانے والى عورت وادى كے اوپر سے نيچے نہيں ديكھتى"
ديكھيں: فتح البارى (٩ / ٣٢٥).
مقام و مرتبہ اور فضيلت والى عورتوں سے جو غيرت بھى واقع ہوئى ہے وہ اسى قسم ميں شامل ہوتى ہے جس سے كوئى بچ نہيں سكتا، اور اس چيز ميں ان كا مؤاخذہ نہيں كيا جائيگا كيونكہ اس فعل ميں انہوں نے الله كى مشروع كردہ ميں كوئى حد سے تجاوز نہيں كى.
اور سارہ رضى الله تعالى عنہا كا اپنى سوكن ہاجرہ رضى الله تعالى عنہا سے غيرت كھانا بھى اسى ميں شامل ہوگا، اس ليے انہوں نے اپنى خاوند سے مطالبہ كيا كہ وہ اپنى سوكن كو اپنى نظروں كے سامنے نہيں ديكھنا

چاہتی، اور وہ اسے ان کے ساتھ نہ رکھیں، ان کا یہ مطالبہ کوئی برا نہیں، اور پھر علماء کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام خود ہی ہاجرہ کو وہاں سے لےگئے سارہ نے ان سے یہ مطالبہ نہیں کیا.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کہا جاتا ہے کہ: سارہ رضی اللہ تعالی عنہا کی غیرت شدید ہوگئی تو ابراہیم علیہ السلام اسماعیل اور ان کی والدہ کو اسی لیے مکہ لے گئے"

دیکھیں: فتح الباری (٦ / ٤٠١).

اس کی دلیل ہاجرہ رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ:

"اے ابراہیم علیہ السلام آپ ہمیں اس وادی میں جہاں کوئی انسان اور کوئی چیز نہیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں ؟

ہاجرہ نے یہ بات کئی بار دہرائی اور ابراہیم نے ان کی جانب کوئی توجہ نہ کی تو وہ کہنے لگیں:

کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے ؟

تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں

تو ہاجرہ کہنے لگیں: پھر اللہ تعالی ہمیں ضائع نہیں کریگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (٣١٨٤).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"جب ابراہیم اور ان کی بیویوں کے مابین جو کچھ تھا تو ابراہیم علیہ السلام ام اسماعیل اور اسماعیل کو لے کر وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ پانی کا مشکیزہ .. .... بھی تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (٣١٨٥).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"قولہ: یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ فرمانا:

"جب ابراہیم اور ان کے گھر والوں کے مابین جو کچھ تھا"

گھر والوں سے مراد سارہ ہیں، اور " جو کچھ تھا " یعنی جب ہاجرہ نے اسماعیل کو جنم دیا تو سارہ نے غیرت کھائی"

دیکھیں: فتح الباری (٦ / ٤٠٧).

واللہ اعلم.